رجسٹرڈ ایل نمبر

THE ALHAKAM

Qadian

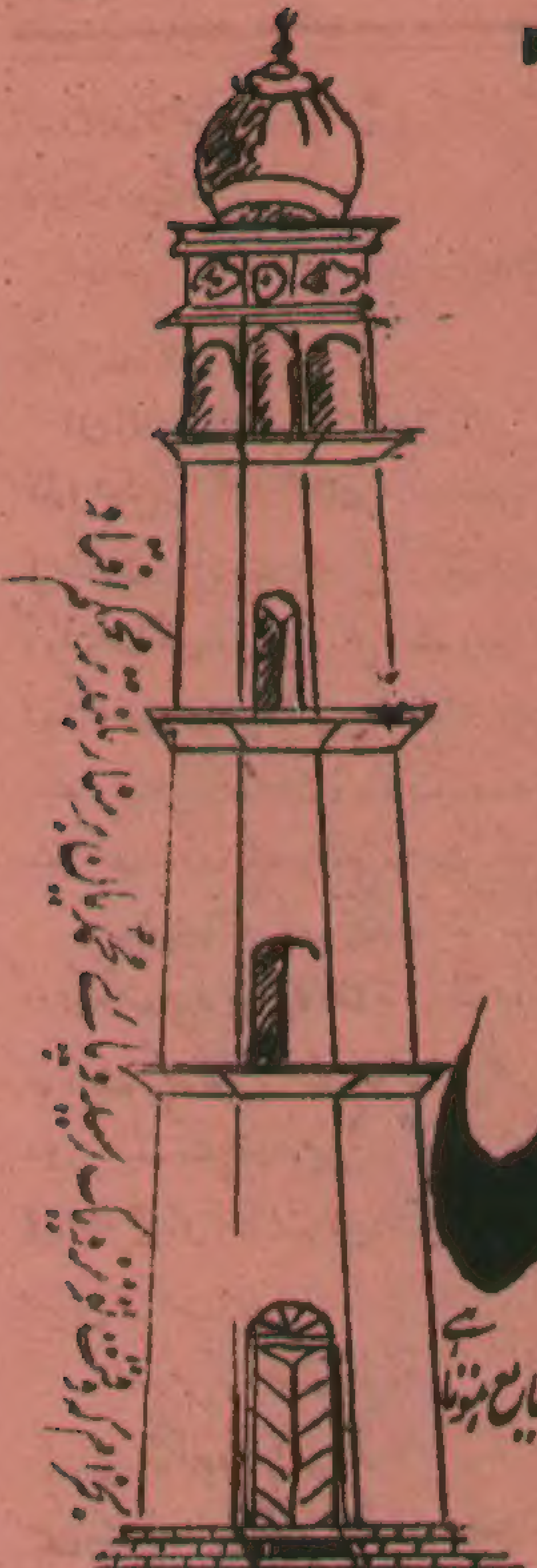

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و رحم کیساتھ شایع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ۞ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۳۷	مورخہ ۷ / اکتوبر ۱۹۲۴ء	جلد ۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈنی چٹھی

(الحکم کے لئے لکھی گئی)

مین نے گذشتہ اشاعت مین عذر کیا تہا کہ مین الحکم کے لئے آج تک کچھ نہین لکھ سکا۔ اب جبکہ ہم لنڈن پہنچ گئے ہین مین ارادہ کرتا ہون کہ توفیق ملے تو الحکم کے لئے ایک ہفتہ وار خط لکھون۔ اور ایسے عام نقطہ خیال سے لکھون۔ اس سلسلہ مین میرا یہ پہلا خط ہے۔ مین نہین جانتا ناظرین اس کو دلچسپی سے پڑہین گے یا نہین۔ مگر مین اپنے شوق کو پورا کرلیتا ہون۔

دنیا کا سب سے بڑا شہر

ہم ۲۲ اگست کو دنیا کے سب سے بڑے شہر (لنڈن) مین پہنچے لنڈن بلحاظ اپنی آبادی اپنی تجارت اپنے علمی مذاق ہی کی وجہ سے دنیا کا سب سے بڑا شہر نہین بلکہ دنیا کی سب سے بڑی طاقتور اور وسیع سلطنت کا دارالخلافت ہونیکی وجہ سے بھی ممتاز ہے۔ اور فی الحقیقت یہ عجیب بات ہے کہ دنیا کا اعظم ترین شہر براعظم یورپ کے ایک چھوٹے سے جزیرہ مین واقع ہے بلکہ سچ پوچھو تو براعظم کے حدود سے پرے واقع ہے کیونکہ یہان کونٹی نینٹ (براعظم) کا لفظ دوسرے ممالک پر بولا جاتا ہے۔ اور انگلستان امتیازی طور پر **جزائر برطانیہ** کے نام سے پکارے جاتے ہین۔

دنیا مین مغربی اور مشرقی حکومتون کے مرکز ایران اور روم رہ چکے ہین۔ اور عباسی عہد حکومت مین بغداد نے جو ترقی کی تہی اس کی یاد اور شان کے تذکرے تاریخ بغداد کے اوراق مین اب کہانیون کا رنگ رکہتے ہین مگر لنڈن کی امتیازی حیثیت کچھہ اور ہی شان رکہتی ہے۔ اور جزائر مین بسنے والی اس چہوٹی سی قوم کو خدا نے وہ بڑائی دی کہ

آج اس کی حکومت مین آفتاب غروب نہین ہوتا

مگر لنڈن کی یہ عظمت اور انگریزی قوم کی شوکت کو دیکھہ کر مجھے کوئی تعجب نہین ہوا۔ دنیا کے کہنڈرات اپنے عہد کی عدیم المثل حکومتون اور سر بفلک عمارتون کو اپنے اندر رکہتے ہوئے کہہ رہے ہین۔

وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہم اشد منہم بطشاً فنقبوا

فی البلاد ہل من محیص

حکومتون اور قومون کی شکستون کے مٹے ہوئے نشان دنیا کے ہر حصہ مین پائے جاتے ہین جہان اس زمانہ کی تہذیب اور شائستگی مدفون ہے۔ اس لئے لنڈن کی عظمت اور انگریزی قوم کی شوکت کو دیکہ کر میرے دل پر جو اثر ہوا وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مختلف قومون پر اپنے انعامات کے دروازہ کہولے کسی قوم کو حکومت دی کسی کو نبوت دی اور اپنے عہد مین وہ دنیا مین ممتاز اور برگزیدہ ہوگئین لیکن جب انہون نے اس انعام الٰہی کی قدر نہین کی تو خدا تعالیٰ نے اس قوم کو ان انعامات سے محروم کر دیا خدا تعالیٰ کی اس سنت مستمرہ کو قرآن کریم مین ان الفاظ مین بیان کیا گیا ہے

ان اللہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

احمدی جماعت اور انگریزی قوم

اس وقت روحانی انعامات کی وارث احمدی جماعت ہے۔ اور حکومت کے لحاظ سے سب سے بڑی حکومت انگریزی ہے احمدی جماعت کا انگریزی حکومت کے ساتھ یہ تعلق ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کے بانی کو انگریزی حکومت مین پیدا کیا۔ اور اس جماعت کا مرکز اس

خواجہ پریس بٹالہ مین باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چہپا۔ شیخ محمد ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان کو شایع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت انگریزی حکومت میں ہے۔ دونوں قومیں اپنے اپنے رنگ میں انعامات الٰہیہ کی وارث ہیں۔ لیکن **نبوت** کا فیضان اور نعمت ایک ایسی **دعوت** ہے جو حکمرانی قوم کو بھی دی جاتی ہے اور ایسے عام طور پر تقسیم کرنا صاحب فیضان کا فرض ہوتا ہے برخلاف اس کے **حکومت** کوئی ایسی شے نہیں کہ اس کو تقسیم کیا جائے۔ یا اس کی دعوت عام کی جائے بلکہ جب پبلک کا حکومت کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔ تو ایک ایسا ایجی ٹیشن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے مقابلہ کے لئے **حکومت** کو مختلف طریقہ اختیار کرنے پڑتے ہیں ہندوستان کی سیاسی ہل چل اس اصول کے سمجھنے میں پوری مدد دیتی ہے۔

اس لحاظ سے ہماری جماعت اپنی **دعوت** کی وسعت کے لحاظ سے افضل ہے۔ اور **دعوت عامہ** کے منصب کے لحاظ سے اس کی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں۔ اس لئے کہ ایسے **سلاطین** اور ملوک کو بھی **دعوت** دینا ہے اور یہ ضروری امر ہے کہ احمدی جماعت کی دعوت **برطانی قوم** کسی وقت ضرور قبول کرے گی۔ اور اسی طرح قبول کرے گی جس طرح پر

ناصرہ کے نبی کی دعوت کو رومی حکومت نے قبول کیا جو خود اسی حکومت کے ماتحت تھا

بہرحال لنڈن کی **عظمت** اور اس کے **باشندوں** کی حکومت کی وسعت انسانی قلب پر مختلف قسم کے اثرات اس کے نقطہ خیال سے پیدا کرتی ہے۔ اور میں بھی دنیا کے اس سب سے بڑے شہر کی سر بفلک **عمارتوں** اس کی کشادہ **سڑکوں** اور آمدورفت کے ذرائع کی آسانی کو دیکھ کر مختلف قسم کے خیالات کو اپنے دل میں محسوس کرتا تھا اور کرتا ہوں۔ اس عظمت کے مقابلہ میں مجھے یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ **اس شہر اور اس قوم کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنا میرا فرض ہے۔**

اور ہر احمدی کے دل میں یہ حقیقت پیدا ہونی لازمی ہے۔ اس لئے کہ اس شہر اور اس **قوم** کے متعلق خدا کے برگزیدہ بندے مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سی پیشگوئیاں کی ہیں جن میں سے بعض انذار بھی ہے اور تبشیر بھی۔ پس لنڈن اور انگریزی قوم کو دیکھتے ہوئے یہ مقصد کسی حال میں بھی ہماری نظر سے اوجل نہیں ہونا چاہئے۔

لنڈن کی عمارتیں

لنڈن پہنچکر سب سے پہلی نظر جو انسان کی پڑتی ہے تو وہ لنڈن کی سر بفلک عمارتیں ہیں۔ یہ عمارتیں سات منزل تک چلی گئی ہیں اور اتنی بڑی بلندی پر چڑھنے کے لئے۔ زینوں کے وہ لفٹ سے کام لیا جاتا ہے۔ جس پر سوار ہو کر بلا تکان چند منٹ کے اندر انسان مکان کی بالائی منزل تک چلا جاتا ہے۔

لنڈن کے مکانات میں صحن نہیں ہوتا اور نہ برآمدے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ رفیع الشان مکان کئی منزلوں میں بنتے چلے جاتے ہیں۔ مگر ان کے اس طریق پر بنائے گئے ہیں۔ کہ ہر ایک منزل میں کافی روشنی بلکہ کافی ہوا آ سکے۔ یہاں تک کہ جو حصہ زمین کے نیچے ہوتا ہے۔ اس میں بھی ان امور کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ جہاں ان مکانات کی رفعت کا اثر ہوتا ہے وہاں عمارتوں میں باہر کی طرف سے کوئی خوبصورتی نہیں پائی جاتی کیونکہ دھوئیں کی وجہ سے مکانات سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ان عمارات کے دو دو کمروں دمخ یا دنما) کا سلسلہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ اوپر کی طرف اگر دیکھیں تو چمنیوں کا بھی سلسلہ نظر آتا ہے۔

لیکن جہاں بیرونی حالت ایسی ہے۔ اندر سے یہ مکانات نہایت صاف اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان کی آراستگی میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

لنڈن کی سڑکیں اور بازار

مکانات کے عام نظارے کے بعد انسان سڑک یا بازار پر آتا ہے۔ تو اس پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے پہلی بات وہ یہ دیکھتا ہے کہ بے شمار مخلوق اِدھر اور اُدھر سے اور اُدھر آ جا رہی ہے۔ اور کسی کو کسی سے تعلق نہیں اپنے اپنے کام میں معروف اور منہمک ہیں دوسری بات جو اسے نظر آتی ہے۔ وہ سڑکوں اور بازاروں کی وسعت اور فراخی ہے ہر ایک بازار میں گاڑیوں کے چلنے کا ایک راستہ ہے۔ اور اس کے دونوں طرف پیدل چلنے والوں کے لئے سڑکیں نکالی گئی ہیں جنکو فٹ پاتھ (پیدل راہ) کہتے ہیں۔

ایک اجنبی کے لئے یہ نظارہ بہت عبرتناک ہوتا ہے کہ باوجود ہزاروں آدمیوں کے موجود ہونے کے وہ اپنے آپ کو تنہا پاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے ایک مصنف نے لنڈن کو اینٹوں کا جنگل کہا ہے۔

ایمان کا ایک شعبہ

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ راستوں سے تکلیف کی چیزیں دور کرنا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ اس لئے کہ ایمان کے دو بڑے حصہ ہیں۔ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے متعدد شعبے اور شاخیں ہیں منجملہ انکے ایک یہ بھی ہے کہ راستوں کو صاف اور ایذا کے طریقوں سے بچایا جاوے۔ انگریزی قوم نے اس حقیقت ایمانی کو ایمان کی صورت میں خواہ نہ سمجھا ہو مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہوں نے اسلام کی اس تعلیم پر ضرور عمل کیا ہے۔ راستوں کی صفائی اور آسانی کو انہوں نے اپنی تہذیب اور تمدن کا ضروری جزو سمجھا ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے جسقدر راستہ صاف اور محفوظ ہوں گے اسی قدر وسایل آمدورفت میں ترقی ہوگی اور وسایل آمدورفت کی ترقی تجارت کے لئے لازمی ہے۔

لنڈن کی سڑکیں اور بازار اپنی **صفائی اور وسعت** اور انتظام کے لحاظ سے ایک قابل قدر اور قابل دید چیز ہیں کسی سڑک پر کسی قسم کے خس وخاشاک کا نشان نہیں پایا جاتا۔ اور کسی قسم کی بدامنی اور شور وشر نہیں۔ ہزاروں نشان اور سینکڑوں گاڑیاں۔ موٹریں گذرتی ہیں۔ اور کوئی آواز کسی قسم کی کان میں نہیں آتی۔ یہاں تک کہ پولیس مین کو بھی راستہ کی حالت کو درست رکھنے کے لئے آواز نکالنے کی حاجت نہیں۔ (باقی آئندہ)

انتظار محمود

از جلال میرزا خانی

سودائی و مدہوشم یک خلق تماشائی
نے طاقت جانداری نے تاب شکیبائی
من در دکشم بادے یا آہ چہ فرمائی
اے پادشاہ خوبان داد از غم تنہائی
"دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی"

بر آن کہ کنی نفریں واشند درنا کامی
زو مے بر دو آسائش غارتگر نا کامی
محفوظ بدارم تو از خنجر نا کامی
"اے درد تو ام درمان در بستر نا کامی
و لے یاد تو ام مونس در گوشہ تنہائی"

بر بستر عشقت من افتادہ و بیمارم
معذورم و مجبورم۔ مہجورم و لاچارم
در عشق تو سرشارم۔ با لکم زگنہگارم
"در دائرہ قسمت من نقطہ پرکارم
لطف ایچہ تو اندیشی حکم آنچہ تو فرمائی"

دیوانہ ز دیت را یارائے دریگے نیست
خوریدہ ٔ خوقت را عادے فیونگے نیست
زو وآئے کہ مستان را در بزم تو چنگے نیست
ساقی! چمن گل را بے روئے تو رنگے نیست
شمشاد خرامان کن تا باغ بیارائی

ابوالمصالح عبید السلام خان جلال میرزا خانی

ادعیۃ الرسول

من احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا مجموعہ ترجمہ کے ساتھ جن کا بین السطور ترجمہ کیا گیا ہے اور نہایت خوشخط اعلیٰ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ پر خوبصورت جیبی تقطیع نماز مترجم سائز کی جیاپ کر شائع کیا گیا ہے اسمیں وہ تمام دعائیں درج ہیں جن کی روزانہ مسلمانوں کو ضرورت پڑتی ہے بچوں سے لیکر بڈھوں تک واسطے مفید اور کارآمد ہے۔ قیمت فی نسخہ ۲/ – **دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیان سے طلب کرو**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(146)

اے آمدنت باعث آبادئے ما
ذکر تو بود زمزمہ شادئے ما

(بقلم محمود احمد مجاہد مصر)

حسن وارمان کا مجسمہ۔ روح القدس سے بھرپور۔ دنیا جس کی محبت میں دیوانہ بن رہی ہے۔ اپنی تمام راحتوں پر لات مار کر اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے گھر سے نکل کھڑا ہوا ہے۔

اس وقت جبکہ ساری دنیا میں دنیا کے واسطے جنگ ہو رہی ہے۔ اور مادیت اور جھوٹے مذاہب اسلام کو کھا جانے کے لئے ہر طرف سے بزور ہے ہیں خصوصاً ایسے مذاہب جن کا وجود ایک عقلمند کے نزدیک سخت حیرت انگیز ہے۔ جیسے ہندو جن کا مذہب انسانی عقل کو چکر میں ڈال دینے والا ہے۔ وہ مذہب بھی آج جرات کر رہا ہے کہ اسلام کو ہندوستان سے مٹا دے۔

ایک طرف جہالت کے وسیع بادلوں نے گھیرا ہوا ہے اور دوسری طرف تمدن کے پردے میں تمام ناگرو نی افعال کئے جا رہے ہیں۔

تیسری طرف سے مذاہب باطلہ خدا کے نام سے گمراہ کرنے کے لئے پوری جد وجہد کر رہے ہیں۔ چوتھی طرف خود دنیا آج پوری زیبائش کے ساتھ اہل عالم کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے الغرض انسان اس وقت میں سخت ہی مصیبت میں اور اضطراب کے عالم میں ہے۔ اس کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہلاکت کھیل رہی ہے اور کوئی نہیں کہ ان کو اس ہلاکت سے بچانے کی فکر کرے۔

سب خواب خرگوش میں مست ہیں۔ کسی کو خدا کی مخلوق کی بھلائی کی فکر نہیں۔ بہت سے ہیں جو مدعی ہیں لیکن دراصل وہ انسان کو ہلاکت کے گڑھے کی طرف بچانے کے لئے تیار ہیں ایسی حالت میں ساری دنیا میں صرف ایک جماعت اس درد کو اپنے اندر محسوس کر رہی ہے۔ وہ یورپ کے لئے بیقرار ہے۔ وہ شوق کے لئے بے قرار ہے۔ وہ سیاہ سفید کے لئے بے قرار ہے۔ ان کا دل چاہتا ہے کہ ہر انسان پاکیزہ ہو کر اپنے مولیٰ سے ملاقی ہو جائے۔ وہ دنیا کی آواز کے بالکل برخلاف سینہ سپر ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔

زمین ان کی آمد پر اگرچہ خاموش ہے۔ مگر آسمان سے ملائکہ فتح و نصرت کے پیام لا رہے ہیں اور ان کے ہر قدم پر مرحبا کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔

یہ درد آخر اسقدر بڑھا کہ اس عظیم الشان قوم کا امام جس کو خدا نے اپنے ہاتھوں سے ۔ خود دنیا کی تشخیص کر کے علاج تجویز کرنے کے لئے گھر سے نکل پڑا۔

آج اگر اس سفر کو حیرت اور تعجب سے دیکھا جا رہا ہے اور حاسدوں نے مختلف رنگوں میں اس سفر کو لیا۔ مگر ایک دن آ رہا ہے جبکہ قومیں دست حسرت ملیں گی کہ وہ کیوں اس سفر میں فیض یاب نہ ہوئیں۔

بدقسمت ہیں وہ جن کے گھر میں خدا کا پیارا گیا اور وہ اس سے محروم رہے۔

مگر کیسے ہی بدقسمت ہیں وہ جو کہ خود اس کے گھر میں مدتوں تک پڑے رہے اور پھر محروم کے محروم ہی نکل گئے۔

اے محرومو! اس چشمے کی طرف دوڑو۔ اس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے دکھایا۔ اور اس کے اندر ایسی نہریں ایمان کے پانی کی رکھدی ہیں۔ جن کے پینے سے انسان ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔

میں کیسے بتاؤں کہ اس وقت جبکہ ساری دنیا ہلاکت کی آگ میں جل رہی ہے۔ اس وقت کوئی انسان سوائے اس راہنما اور اس کی جماعت کے اب نہیں۔ جو کہ تمہارے لئے بے قرار ہو کر تمہارے واسطے پانی لے کر پیچھے دوڑتا ہو۔ مگر افسوس کہ تم اس قدر آگ کی طرف جا رہے ہو جسقدر کہ تم کو اس سے نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے کوئی مجکو بتلائے کہ کون ہے جس نے تبلیغ کا کام اس را ستباز جماعت سے پہلے شروع کیا۔ مسلمان کہلانے کے لئے تو آج بھی ہزاروں انسان اسلامی شکل میں بت بنے بیٹھے ہی کچھ نہ کچھ کرنے کو تیار رہیں۔ بہت سے واعظ اور امیر بنے پھرتے ہیں۔ اور بہت سے مولوی اور صوفی کہلا رہے ہیں۔ مگر ان سب کی حالت قابل رحم ہے۔

اس پرفتن زمانہ میں دعاؤں کے ہتھیاروں کو جو کہ اسلام کے پاس ایک بہترین ہتھیار تھا۔ سب نے کھو دیا۔ اور اسلام کے اس قیمتی شعار کو کر دیا۔ اس وقت کون ہے جو اس ہتھیار کو قبولیت کے ساتھ استعمال کر رہا ہے۔ وہ صرف ہمارا امام اور اس کی جماعت ہے

پس وہ دعاؤں کے ساتھ اور خدا کے فضلوں کو جذب کرتا ہوا آج دنیا کے اندر شیطان کو ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دینے کے لئے کھڑا ہوا۔

اس نے مصر کی زمین کو اپنے قدموں سے برکت دی جس کو بہت سے مقدس انبیاء پہلے بھی برکت دے چکے ہیں اس نے اس قوم کی حالت کو دیکھکر یہ عزم کر لیا ہے کہ اس قوم کو جسکی اصلاح کے لئے مختلف نبیوں نے اس زمین کو اپنے قدموں سے نسبت دی۔ اور جس قوم کی اصلاح کے لئے اصحاب نے اپنے خون اس زمین پر بہا دیئے۔ وہ قوم آج پھر دنیا کی طرف اس قدر مائل ہو چکی ہے۔ کہ ان کا اسلام ایک نیا اسلام معلوم ہوتا ہے۔ وہ اسلام سے اسقدر دور ہیں جیسے اور قومیں۔ مگر افسوس وہ اس بعد کو محسوس نہیں کرتیں۔

پس اس نے عزم کر لیا ہے کہ مجبور قوم کو پھر محبوب سے ملاقی کرنے کے لئے دعاؤں کے ساتھ وہ اس قوم میں ایک نئی بنیاد رکھے گا۔

لوگ ہنس رہے ہیں ان کے ہنس لینے دو۔ مجکو تو اس قوم کے ملک میں اس کے اترنے سے ہی کامیابی اور برکت کی ہوائیں نظر آتی ہیں۔ کیونکہ ان کو چلانے والا اور وہ چلانے والا وہ مقتدر ہے جو نظام عالم کو چلاتا ہے۔ ورنہ یہ خود اپنی مرضی سے نہیں چلتے۔ ان کے کام خدا کی منشاء کے ماتحت ہوتے ہیں۔ پس وہ اس زمین پر خدا کے حکم سے اترا۔ اور اس کے ساتھ ایک پاک لوگوں کی جماعت اتری۔ میں ان کی آمد میں برکت اور رحمت محسوس کرتا ہوں۔ ان کی آمد سے میری مرادیں بر آئیں۔ میری اس نے دعائیں سن لیں جس کے حضور میں نے بارہا تضرع سے عاجزی کی اور اس لئے میں صدق دل سے اپنے آقا اور مولیٰ کے حضور ارض مصر پر اترنے کے موقع پر خوش آمدید کہتا ہوں اور کہتا ہوں

اے آمدنت باعث آبادئے ما

حضرت قوم کو فرض شناسی کا سبق دیتے ہیں

(از قلم مجاہد مصر)

اسلام نہیں پھیل سکتا جبتک قوم بالکل ایک نئی تبدیلی پیدا نہ کرے

حضرت خلیفۃ المسیح کا دوسرا مکتوب گرامی جو مسز زا الفضل میں شایع ہوا ہے۔ بہت سی باتوں کو اپنے پہلو میں لئے ہوئے ہے۔

منجملہ بہت سی باتوں کے ایک یہ ہے کہ حضور نے تفصیل سے یورپ کی باتوں کو اور اس کے اثرات کو بیان فرمایا یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ یہ خط کسی ایسے انسان کا نہیں جو حکایت کے طور پر اپنے دوستوں کو لکھ رہا ہے۔

اور پھر یہ خط کسی ایسے انسان کا بھی نہیں ہے جو کہ سیر و تفریح کی غرض سے یورپ کی طرف گیا ہے۔ بلکہ یہ خط اس انسان کا ہے۔ جو اس زمانہ کے نبی کا تخت جگر اور اس کا پاک خلیفہ ہے۔ وہ اپنی قوم کو ایک خط لکھ رہا ہے اور اس میں ان مشکلات کا ذکر کرتا ہے جو ہمارے راستے میں۔ کیونکہ اس قوم کا ایک ہی کام ہے۔ اور وہ اسلام کا دنیا کے کونوں میں پھیلانا ہے۔ ان مشکلات کو بیان کرنے میں ان کی صاف غرض یہ ہے۔ کہ عقلمند انسان جب مشکلات کو دیکھتا ہے تو وہ بہت ہشیار ہو جاتا ہے۔

۔ کون نہیں جانتا کہ جب انسان کو یہ معلوم ہو کہ اس راہ گذر میں چوروں اور ڈاکوؤں کا مسکن ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وہ کس ہوشیاری سے وہاں گذرتا ہے۔

اور جب اس کو معلوم ہو کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو وہ وہاں بہت مستعدی سے جاتا ہے۔

پس اس طرح سے جب کہ تم کو تمہارا امام ان مشکلات سے آگاہ فرما رہا ہے۔ تو تم اپنے فرض کو خود سوچ سکتے ہو۔ امام کے الفاظ پڑھو اور پھر پڑھو اور پھر پڑھو۔ تمکو اس میں ایک نور اور برکت ملے گی۔ تم اس میں زندگی اور راحت پاؤ گے۔ تم جانتے ہو کہ تم اپنے لئے زندہ نہیں ہو بلکہ تمہاری زندگی کی غرض کسی اور کے لئے ہے۔ پس اس امر کو جاننے کے لئے امام کے کلمات کو پڑھو اور اپنا ورد بناؤ۔ تاکہ تم اصل حقیقت کو پالو۔

سنو اور پھر سنو کہ امام تم کو نہایت بلند آواز سے کہہ رہا ہے

"اے قوم میں ایک نذیر عریان کی طرح تجکو متنبہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ اسلام کی شکل کو بدلنے نہ دینا جس خدا نے مسیح موعود کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی راستہ نجات کا نکال دیگا۔ پس کوشش نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا۔ آہ نہ چھوڑنا میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا ایک حکم ناقابل تبدیل ہے خواہ چھوٹا ہو بڑا۔ جو چیز سنت سے ثابت ہے وہ ہرگز نہیں بدلی جا سکتی جو اسکو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے۔ وہ اسلام کی تباہی کی بیلی بنیاد رکھتا ہے۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا"

اس میں آپ نے نہایت کھلے لفظوں میں تمکو تمہارے فرائض سے آگاہ کیا ہے۔ یورپ چاہتا ہے کہ اسلام کو بدل دے اسلام کی حالت کو مسخ کر دے۔ اور وہ اس کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کر رہا وہ اس کے لئے اپنی پوری قوت کو عمل میں لا رہا ہے۔ اور افسوس اس میں بہت سے مسلمان کہلانے والے بھی شامل ہو گئے ہیں اور اس کے اثر کے نیچے دب گئے۔ اس وقت دنیا میں صرف تم ہی ایک ایسی قوم ہو جن کی طرف نگاہ اٹھائی جا سکتی ہے۔ پس تمہارا امام تمہارا مقتدا تم سے ہزاروں میل کے فاصلہ سے تمہارے فرائض کی نسبت کہہ رہا ہے اس کو سنو۔ اور اس کو سن کر اس کے لئے تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ کہ تم ہی آج اسلام کی حالت کو مسخ ہونے سے بچاؤ گے۔ تم اپنے گھروں میں دیکھو ایسا ہو کہ تمہارے بچے اور تمہاری عورتیں اس جوش سے خالی رہ جائیں۔ اور تمہارے مرنے کے بعد یہ بچے اسلامی گھونسلوں سے پرواز کر کے یورپ کی گندی زندگی کے گڑھے میں گر جائیں۔

ان کو ابھی سے یورپ کے فیشنوں کا دلدادہ مت ہونے دو۔ ان میں سادگی پیدا کرو۔ ان میں اسلامی شان پیدا کرو ان کو کہو کہ وہ زبان حال سے مبلغ بن جائیں۔ تم جس گھر میں رہو وہ تمہاری صداقت کی دلیل ہو تم جس شہر میں ہو وہ شہر تمہاری راستبازی کی دلیل ہو۔ تمام انسانی کمزوریاں تم میں سے بھسم ہو جائیں۔ اور تم زمین پر رہتے ہوئے ملائکہ کی زندگی بسر کرو۔

ساری دنیا آگ میں جل رہی ہے۔ اور تم ہی تھوڑے سے انسان ہو جو کہ اس آگ کو بجھانے کے لئے مامور ہوئے ہو تم میں سے اس پرخطر وقت میں اگر ذرا بھی کسی نے سستی کا اظہار کیا۔ تو تم جانتے ہو کہ اس کا الزام تمہاری گردن پر ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ یورپ صرف یورپ میں قوی ہے۔ یورپ ہندوستان میں بھی ویسے ہی اپنی حرکت دکھا رہا ہے جیسے یورپ میں۔

پس یہ مت خیال کرو کہ اس کا خطرہ صرف یورپ میں ہی ہے۔ بلکہ اس کا خطرہ عالمگیر ہے جو کہ جنگلی اقوام میں بھی پھیل رہا ہے۔ فیشن کے رنگ میں اسلام کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔

اور مسلمان کہلانے والے جو اس تمدن سے متاثر ہو چکے ہیں نماز اور روزے کو ایک لغو اور فضول حرکت قرار دے رہے ہیں۔

ہمارے بچے بھی ان مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جن مدارس کا نتیجہ دین سے بیزاری ہو رہا ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم بہت بیداری سے کھڑے ہوں اب کہ ہم یورپ کی دیکھ بھال میں رہیں۔ اور گھر میں دشمن نقب لگائے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ خطرے کی رات میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی نہیں سوتے۔ اور وہ سب جاگتے رہتے ہیں۔

بہت دفعہ دیکھا گیا کہ اندھیری رات میں کسی نے کہا کہ آج چوروں کی آمد کا اندیشہ ہے تو سارا گاؤں جاگتا رہتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی جاگتے رہتے ہیں۔ بتلاؤ کیا چور جو کہ ایک گھر میں چند گھڑے یا برتن یا چاندی اور سونے کے گہنے چرا کر لیجاتا ہے

خطرہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے

اس خطرے سے جس کی آگاہی ہمارا امام کر رہا ہے چور کے اثرات آنی ہوتے ہیں۔ لیکن امام جس چور سے تم کو ڈرا رہا ہے اس کے اثرات نہایت خطرناک ہیں جو کہ موت کے بعد کی زندگی پر بھی پڑتے ہیں۔ کیونکہ یہ چور ایمان کی متاع کو چرا کر لے جاتا ہے۔ پس تمہارا کام بہت مشکل ہے۔ کیونکہ صرف تمہارا یہی کام ہی نہیں کہ تم اس اندھیری رات میں اپنے اموال کی حفاظت کرو۔ بلکہ دوسری طرف تمہارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ جن کے گھروں میں چوروں نے نقب لگا کر ان کو خالی کر دیا ہے۔

ان کے مالوں کے لانے کی کوشش کرو۔ دیکھو اور سنو کہ تمہارا امام بہانگ دہل کہہ رہا ہے۔

"یورپ سب سے بڑا دشمن اسلام کا ہے"

پس دشمن تو میدان میں ہے اور پوری طاقت سے میدان میں ہے۔ کیا تم اس وقت گھروں میں آرام سے بیٹھے رہو گے۔ یا تم اس قلیل لشکر پر خاموش رہو گے جو کہ تم نے اتنے بڑے دشمن کے مقابلہ میں بھیجا ہے جو کہ ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اور جس کی قوت ہمارے مقابلے میں امام کے الفاظ ہی اور کی قوت کا موازنہ

جیسے کہ امام فرماتا ہے۔

"کہ ہم اگر یورپ کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہماری مثال اس کبوتر کی سی ہوگی جو بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے"

پس اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ اگر تم اس کا مقابلہ نہیں کرو گے۔ تو یورپ بہرحال تمہارے تعاقب میں ہے اور اندیشہ ہے کہ اس سے اسلام کو خدانہ کرے سخت نقصان نہ پہنچے۔

پس اس حالت میں جماعت کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ اور ہم میں سے جو اس وقت تک سست ہیں وہ ہوشیار ہو جائیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس جنگ کے لئے ہم اپنی عورتوں اور بچوں تک کو تیار کر لیں ان میں سے ہر ایک یورپ کی اس رو کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا تم نے نہیں سنا کہ یورپ کے بہت سے دہریے اسلام کے خلاف روپیہ صرف کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عیسائیت سے ان کو کوئی تعلق نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اسلام کے خادم ہو کر اسلام کے غلام کہلا کر بھی پوری طاقت سے دشمن کا مقابلہ نہ کریں۔ اب سونے کا وقت نہیں اب جاگنے کا وقت ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارا امام کس طرح سمندروں کو چیرتا ہوا جا رہا ہے۔ تمہاری محبت کا اس سے پتہ نہیں لگ سکتا کہ تم تاروں کو پڑھو اور خوش ہو جاؤ۔ بلکہ تمہاری سچی محبت کا اب امتحان ہے۔ اگر تم اس کے سچے عاشق ہو جیسا کہ ہم کو یقین ہے تو تم بھی اس طرح دنیا کو چھوڑ دو۔ تم بھی لوگوں کو چھوڑ دو۔

اپنی زندگی کی گھڑیوں کو مدت سے کسی بہتر کام میں صرف کر لو۔ کیونکہ یہی مقصد ہے۔

کیا تم نہیں جانتے کہ امام نے کن تکلیفوں سے گذر کر اس سفر کو اختیار کیا ہے۔ پھر کیوں تم اس میدان میں پیچھے ہو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم میں سے ہر ایک گھر بار چھوڑ کر لنڈن چلا جائے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اس دنیا سے نفرت کرے نفرت کرے اور سخت نفرت کرے۔ وہ اپنے سید و آقا کی طرح عاشق ہو اور عاشقانہ زندگی بسر کرے!

زندگی اور موت اسکی نگاہ سے دور ہو جائے۔ اور اس کا سوال مٹ جائے۔ بلکہ سب کے اندر سے ایک آواز آئے جو کہ ہم کی مترادف ہو۔

بہت وقت گذر گیا۔ اور کون جانتا ہے کہ اب کس قدر باقی ہے۔ پس بہتر یہی کہ ان باقی ایام کو اس کے لئے صرف کرو جس کے لئے ہمارا مولا صرف کر رہا ہے۔ تمہارا مقابلہ صرف یورپ ہی سے نہیں بلکہ دوسرے مذاہب سے بھی ہے جو یورپ کی طرح سے اپنے زہریلے اثرات پھیلا رہے ہیں۔ اپنے مالوں کی قربانی کرو اور اس طرح سے کرو کہ دنیا میں اس کی نظیر نہ ملے۔ اپنے نفسوں کی قربانی کرو اپنے وقتوں کی قربانی کرو اور بالکل متحد ہو جاؤ۔ اس لئے کہ جب دشمن سر پر ہوتا ہے اس وقت اپنے بھائی سے لڑنا والا اپنی اور اپنے بھائی کی موت کے وارنٹ پر دستخط کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
(147)

مشکلات اور تکلیفوں کی برداشت کرنے کی عادت پیدا کرو کہ یہی ہمارے امام کا شیوہ ہے۔ پس تم میں ہر ایک اپنے اپنے شہر میں اس کا مظہر ہو۔ جس کے تم عاشق ہو اور عشق اس وقت تک کامل نہیں ہوتا۔ جبتک دونوں ایک دوسرے کے ہمرنگ ہو جائیں۔ محمود نے یورپ کا سفر اختیار کیا تم اپنے ملک کے یورپ میں وہی کام کرو۔ جو کہ وہ یورپ میں کر رہا ہے تم وہی آواز دو جو وہاں سے آرہی ہے۔

وہی حرکت کرو جس حرکت کو وہ کر رہا ہے۔ تا تمہاری محبت کامل ہو اور اسی اتحاد و یکجہتی سے ہم اپنے دشمن پر غالب ہو سکیں"۔

خادم محمود از مصر

حضرت خلیفۃ المسیح پر اسراف کا الزام

خدا نہ کرے کہ وہ ہاتھ جس نے اس زمانے کے عظیم الشان مصلح خلیفہ پر حملہ کیا ہے۔ وہ پھر کا غذ پر اس طرح سے حرکت کرتا نظر آئے۔ افسوس کہ خدا کا خوف ان کے دل سے پرواز کر جائے۔ اور اب ان کے دل پتھر کے ٹکڑے ہیں۔ جن پر کسی قسم کا اثر نہیں ہوتا۔ اور حقیقت سے آگاہ انسان بہت جلد یہ خیال کر لیتا ہے کہ یہ لوگ محض ضد اور تعصب میں ڈوبکر اس قسم کے فقرے کہتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کے اخلاق اس قدر گر چکے ہیں کہ جنگل کے وحشی بھی اس طرح سے انسان پر حملہ نہیں کرتے۔ وہ اعتراض کرتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے اس سفر میں اسراف کیا ہے۔

اے بد باطن اور سیاہ دل لوگوں۔ تم کو خلیفۃ المسیح اور اس کی قوم سے کیا ہمدردی۔ کہ تم اس کے مال سے ہمدردی کرتے ہو۔ یہ مال جس کے ساتھ تمہارا کسی قسم کا تعلق نہیں اور جواب تمہاری خیانتوں سے بالکل محفوظ ہے اس لئے بار بار تمکو اس مال کا خیال آتا ہے۔ اور تم اس دکھ کی وجہ سے چیخ اٹھتے ہو۔ مال ہی تھا جسکے لئے تم نے قادیان سے تعلق قطع کیا۔ وہ مال ہی تھا جس کے لئے خواجہ لنڈن گیا وہ مال ہی تھا جسکو حاصل کرنے کی ہوس میں محمد علی نے اپنے آقا اور مرشد سے خیانت کی۔ وہ مال ہی تھا جسکے لئے خواجہ نے گذشتہ سال لارڈ ہیڈلے کو لیکر حج کیا۔ وہ مال ہی تھا جس کے حصول کے لئے لارڈ ہیڈلے کو مصر میں بت بناکر نمائش کی۔

وہ مال ہی تھا جس کے لئے تم نے مسیح موعود کو چھوڑا بے شک مال بہت پیاری چیز ہے۔ بے شک مال کے لئے تم نے بہت کچھ قربانی کی اور بہت کچھ چھوڑ دیا مگر تمہاری مثال بالکل خسر الدین والاخرۃ کی ہوئی۔ کیونکہ نہ مال ہی ملا اور نہ خدا ہی ملا۔

ہمارے امام پر اسراف کا الزام وہ قوم لگاتی ہے جو کہ پہلے خیانت کے جرم میں ماخوذ ہو چکی ہے۔ اور دنیا نے اسکی خیانت کو تسلیم کر لیا ہے۔

ہمارے امام پر اسراف کا الزام وہ قوم لگاتی ہے جنہوں نے قوم کے ہزاروں روپے کو اپنی اغراض نفسانی کے لئے صرف کر دیا۔ اور آخر پکڑے گئے۔ بے شک انپر یہ مثل صادق آتی ہے کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

اس اسراف کے رد میں مجھکو کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

اس اسراف کے جواب میں لکھنے کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ ہماری قوم خدا کے فضل و کرم سے ان اعتراضوں کی حقیقت کو خوب جانتی ہے۔ مگر میں اس لئے بھی چند سطور کو ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ یہ واقعات صفحات تاریخ پر اس اعتراض کی بدولت محفوظ ہو جائیں۔ اور معلوم ہو کہ خدا نے ہم کو وہ خلیفہ دیا ہے جو کہ قوم کے روپے کو کسقدر احتیاط کی نگاہ سے صرف کرتا ہے

میری سوئیز میں ملاقات اور احباب کی حالت

میں سوئیز میں آقا سے ملنے کے لئے حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ سلسلہ کے معزز ترین احباب ڈاک پر سفر کر رہے تھے دوپہر کا وقت تھا بعض احباب کو آرام کرسیوں پر بیٹھ کر وقت گذارتے پایا۔ بعض احباب دوپہر کے بعد قیلولہ کے لئے سونا چاہتے تھے۔ ان کے پاس کوئی جگہ نہیں تھی دو بنچ جو قدرے دھوپ میں تھے بعض اس پر لیٹ گئے۔

میں نے اپنے والد صاحب کو دیکھا کہ وہ ایک معمولی سی دری پر جہاز کے ایک کنارے سایہ میں لیٹ گئے۔ یہ حالت دیکھکر میرے دل میں سخت درد پیدا ہوا۔ اور میں اس درد کا اظہار نہ کر سکا۔ انہیں سے ہر ایک بزرگ واجب الاحترام اور واجب التعظیم ہے۔ مگر والد کی جو عزت اور محبت اولاد کے دل میں ہو سکتی ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں۔

قریب تھا کہ میں رو پڑتا مگر مجھکو اس امر نے تسلی دی کہ دین کے لئے اس حالت میں مسرور رہے۔

میں فخراً نہیں بلکہ واقعہ کے اظہار کے لئے بیان کرتا ہوں کہ مجھکو میرے والد صاحب نے کبھی ریل میں تھرڈ کلاس میں سفر نہیں کرایا۔ جس زمانہ میں وہ الحکم کی مالی مشکلات ملکی وجہ سے مشکلات میں تھے۔ اس وقت بھی اگر میں کہیں جاتا تو مجھکو انٹر کلاس میں سفر کراتے۔ اور جب خدا نے انکو وسعت دی تو انہوں نے مجھکو سیکنڈ کلاس میں اور بعض اوقات فسٹ کلاس میں سفر کے اخراجات دیئے اور پانی کی طرح سے ہماری ضروریات پر روپیہ بہا دیا۔

پھر وہی شخص سلسلہ کی طرف سے تاریخ نویسی کے کام کے لئے مامور ہو کر جا رہا ہو۔ نہایت غربت کی حالت میں جہاز کے لکڑی کے فرش پر ایک راستہ کے کنارے پڑا ہوا تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ باقی دوستوں کا بھی کیا حال ہوگا۔ وہ کونسی چیز تھی جس کی بنا پر یہ لوگ تکلیف اٹھا رہے تھے۔ وہ ایک ہی چیز ہے۔ جس کا نام اللہ ہے۔ اور پھر اس کے بعد وہ حکم تھا جو خلیفہ وقت کا حکم تھا اور جو قوم کے روپے کو بچانے کے لئے۔ ان محترم ہستیوں کو ڈیک پر سفر کرا رہا ہے۔ انہوں نے علو خاندانی وجہ سے سخت تکلیف اٹھائی اگر وہ چاہتے تو اپنی سیکنڈ کلاس کی کرا لیتے مگر وہ اس تکلیف میں پڑے رہے۔ تا قوم کا روپیہ اسراف کے رنگ میں صرف نہو۔

جہاز میں کھانا

میں نے صبح اور شام کا کھانا جہاز میں کھایا دونوں وقت کا کھانا اسقدر قلیل تھا کہ اسپر قوت لایموت کا لفظ بولا جا سکتا تھا تو کیا وہ وہاں سینکڑوں روپے بے دریغ نہیں صرف کر سکتے تھے۔ اور کرتے تو ان کو کون پوچھنے والا تھا۔ قوم ان کی جان نثار وہ ان کے ذمہ ان پر اپنی ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار مگر وہ سب اس مدرسے میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جو اقتصار کا بہترین مدرسہ اور اس معلم سے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے سکھایا تھا

پورٹ سعید

ہم سب رات کو پورٹ سعید اترے وہاں ایک متوسط درجے کا ہوٹل کرایہ پر لے گیا۔ حالانکہ وہاں نصف پونڈ سے زیادہ یومیہ کا ہوٹل موجود تھا۔ اور اتنی بڑی جماعت کے قیام کے لئے ضروری تو یہی تھا۔ کہ وہ اس میں اترتا۔ مگر وہ ایک ایسے ہوٹل میں اترتا ہے جو بالکل متوسط ہے اس کو اپنی شہرت اور اپنی وجاہت کا ہرگز خیال نہیں ہوتا۔ اور محض اس لئے کہ قوم کا روپیہ زیادہ صرف نہو۔

زیادہ کفایت کس میں ہے؟

یہ فقرہ حضرت خلیفۃ المسیح کے لب مبارک سے اس وقت نکلا جب کہ ہم ہوٹل میں اتر چکے تھے۔ اور میں حضور اقدس کے کمرے میں آپ کے پاس سڑک کی طرف شاہ نشین پر کھڑا تھا کہ کسی نے آکر دریافت کیا کہ حضور صبح کے ناشتہ کے لئے ہوٹل والے کہتے ہیں کہ ہوٹل میں کریں گے یا کسی اور جگہ تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہ کفایت کس میں ہے باہر کھانے میں یا ہوٹل میں۔ میں نے عرض کی کہ باہر کھانے میں زیادہ کفایت ہے اس پر حضور نے فرمایا کہ ہوٹل سے ناشتہ نہیں کریں گے۔

اللہ اللہ کیا عظیم الشان انسان ہے کہ اوسکو کسی گھڑی بھی یہ امر چین نہیں لینے دیتا کہ کہیں قوم کا روپیہ زیادہ خرچ نہو جائے۔ ہماری قوم جسقدر اس خلیفہ پر فخر کرے کم ہے۔ اور بالکل کم ہے۔

ہم میں سے ہر ایک جان سکتا ہے کہ اس میں کس قدر روپیہ کا اقتصار ہو سکتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ پانچ چھ روپے کا۔

مگر میرے آقا نے پسند نکیا کہ جب پانچ چھ روپیہ کا اقتصار ہو سکتا ہے تو کیوں اس کو نکیا جائے۔

شیخ محمود احمد از مصر (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر "پیغام" کی کجروی

حدیث انا سید الاولین والآخرین من النبیین کی مفصل بحث ہم کسی گذشتہ الحکم میں کر چکے ہیں۔ اس حدیث سے پیغامی کیمپ میں عجیب ہلچل مچ رہی ہے۔ ۱۴ ستمبر کے پیغام میں خود ایڈیٹر صاحب نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جو تم معنی کرتے ہو۔ وہ بھی ہو سکتے ہیں مگر صاف معنے یہ ہیں کہ میں تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوں"۔

ہمارے خیال میں ان معنوں کا صاف سمجھنا عربی سے جہالت کا نتیجہ ہے۔ اور تعصب پر صاف دلیل ہے۔

اس جگہ بنی نوع انسان کا کوئی لفظ نہیں۔ ہاں اولین اور آخرین کی تخصیص کے لئے اور اس کے بیان کے لئے من النبیین آیا ہے۔

افسوس کہ "پیغام صلح" محض اس لئے کہ یہ حدیث اس کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ اس کو کس طرح بگاڑ رہا ہے۔ حالانکہ یہ ان کی طرف سے پیش ہوئی ہے۔

پیغام صلح کے مندرجہ بالا مضمون نے مولوی عزیز بخش صاحب پیغامی کے مضمون کی بھی تردید کر دی ہے۔ جن کا ذکر ہم ۱۴ ستمبر کے الحکم میں کر چکے ہیں۔

"پیغام صلح" کے مندرجہ بالا معنے اول تو ہیں ہی غلط لیکن تاہم ان سے بھی ایک حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آخری کے معنے "سب سے پیچھے آنے والا" کے بالکل غلط ہیں بلکہ آخری کے معنے مطلق "بعد میں آنیوالا کے ہیں" اور ایک ہی فرد کا آخری ہونا ضروری نہیں بلکہ بہت سے لوگوں میں سے ہر ایک آخری کہلاتا ہے اور ایک کے آخری کہلانے سے یہ ہیں ثابت ہوتا کہ اب آئندہ کوئی نہیں ہو سکتا۔

کیا ہم امید رکھیں۔ کہ "پیغام" آئندہ اشاعت میں مولوی محمد علی صاحب کے مزعومہ مضمون کی تردید کا اظہار کھلے لفظوں میں کرے گا۔ اور آزادی رائے کو ثابت کر دکھائے گا۔ دیدہ باید

خاکسار:۔ اللہ دتا جالندہری (مولوی فاضل)

مامورین الٰہی سے بعد کا نتیجہ حجاب عقل

(بسلسلہ گذشتہ)

از جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب

اپنی قوم کی بیجا حمایت کی جاتی ہے۔ گو خدا ناراض ہو جائے مگر ان کی قوم کو فائدہ حاصل ہو جائے۔ اس طریق سے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ صداقت کی حمایت کرنا چاہیے بغیر اس میں کتنے ہی نقصانات نظر آتے ہوں۔ یہی ایک کامیابی اور ترقی کا گر ہے۔ اور اس گر کو وہی قوم اور صرف وہی قوم عمل میں لا سکتی ہے۔ جو اپنا مقصود خدا کو بنا دے۔ خدا کو اپنا مقصود اور معبود بنانے والے انسان کی نظر میں تمام انسان اسی خدا کے بندے ہوتے ہیں جس کا وہ خود بندہ ہوتا ہے پس اپنے خدا کی رضا ایسا شخص اسی بات میں دیکھتا ہے۔ کہ مظلوم کی مدد کرے۔ چاہے وہ اپنی قوم میں سے ہو چاہے وہ کسی غیر قوم میں سے ہو۔ اور خدا کا چہرہ نظر نہیں آتا سوائے نبی کے تعین کے۔ بس وہ قوم جو کہ خدا کے نبی کے نور سے فائدہ حاصل کرتی ہے۔ وہ خدا کو دیکھ لیتی ہے۔ اور اسی کو اپنا معبود اور مقصود قرار دیتی ہے۔ اور اس کی نظر میں وسعت اور قلب میں تمام خدا کے بندوں کی ہمدردی اور محبت پائی جاتی ہے۔ اور قوم بیجا حمایت کے جاہلانہ خیال کو ایک منٹ کے لئے بھی ایسا قلب قبول نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود کو نازل کیا تا اس کے نور سے پھر آنکھیں بینا ہوں۔

حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ اور حضور نے ہمیں وہ نور عطا کیا۔ کہ اب ہمیں قرآن اور حدیث کا اور اسلام کا چہرہ صاف نظر آنے لگا۔ اور جب ہم مسیح موعود کے نور سے علیحدہ تھے۔ تو ظلمت میں ہونے کی وجہ سے قرآن کریم کو خود بھی ڈراونی شکل میں دیکھتے تھے۔ اور غیروں کے سامنے بھی وہی شکل پیش کرتے تھے۔ اور اب بھی وہ لوگ جو مسیح موعود کے دامن سے جدا ہیں۔ وہ قرآن کریم کے مذہب کو "وحشیانہ اور جاہلانہ" صورت میں پیش کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ مسیح آ کر مسلمانوں کے علاوہ باقی ساری قوموں کو قتل کر دیں گے۔ اور اپنے وحشیانہ افعال اور ایسے افعال کی تائید سے بھی وہ اسی ڈراونی شکل میں قرآن کریم کو پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ پھر ہمیں قرآن کریم اصلی خوبصورت شکل میں عطا فرمایا۔ وہ حضرت مسیح موعود ہی ہیں جنہوں نے آیت لا اکراہ فی الدین کی دنیا میں تبلیغ کی اور اسلام کے چہرہ پر سے اس سیاہ دھبے کو دور فرمایا۔ جو مسلمانوں کے جاہل علماء کہلانے والوں نے ڈالا تھا دنیا کی ساری قومیں آج قوم قوم کا وظیفہ پڑھ رہی ہیں بڑی بڑی طاقتوں والی قومیں اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند اور ہوشیار سمجھنے والی قوموں نے بھی اس گر کو نہیں سمجھا۔ کہ قوم کو نہیں۔ بلکہ حق کو مقصود بنانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت ہی اس زمانہ میں تمام قوموں میں اس بات سے ممتاز ہے۔ کہ قومیت کو نہیں بلکہ خدا کی رضا کو اس نے اصل مقصود بنایا ہے مثال کے طور پر سیدنا خلیفۃ المسیح کے ایک پیغام کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو حضور نے اپنے دوران سفر میں جماعت احمدیہ کو اس فساد کے متعلق بھیجا۔ جو بمبیرہ کے غیر احمدیوں اور احمدیوں کے مابین واقع ہوا حضور نے فرمایا۔ کہ اپنے طور پر تحقیقات کی جاوے۔ اگر اس میں احمدیوں کا قصور نکلے تو ان کو تنبیہ کی جائے گی اور جو شخص یا اشخاص اس فساد کے بانی ہوں۔ ان کا مقاطعہ کرنے کے لئے میرے پاس رپورٹ آنی چاہیئے۔ پس بصیرت رکھنے والوں کے لئے اس بات میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے۔ کہ ان کی مخالفت کرنے والوں کی عقلوں پر کیسا حجاب ہے۔ مبارک وہ کہ مسیح موعود کو قبول کرے۔ اور خدا کے بھیجے ہوئے نور سے فائدہ حاصل کرے۔

پیغامیوں کے ناپاک حملہ کا جواب

(حضرت مسیح موعود کی طرف سے)

آج کل خصوصیت سے پیغامی پارٹی مبائعین کے منہ آ رہی ہے اور قسم قسم کی بیہودہ تحریروں سے ان کے پاک امام کو برا بھلا کہہ رہی ہے اگر سید محمد حسین صاحب حضرت محمود اور دیگر صاحبزادوں کو مفسد اور دشمن اسلام اور ابن نوح قرار دے کر اپنا اعمال نامہ پاک کر رہے ہیں تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی ان سے کسی طرح کم نہیں الغرض اس وقت کوئی ناپاک اور ناجائز حملہ نہیں جو پیغامی دوست ذریت پاک پر نہ کر رہے ہوں۔ اس تمام کارروائی کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے۔ کہ تا کسی طرح پیغامی اصحاب کا دامن اس اعتراض سے بچ جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی بھی تمہارے ساتھ نہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود نے ان کی صلاح اور ہدایت کے لئے ہزارہا دعائیں فرمائی ہیں۔ اور خدا کے وعدے شائع فرمائے ہیں۔ لہذا انہوں نے ان کو مفسد اور بدکار اور دشمن اسلام قرار دیکر اپنی نجات چاہی۔

ہم ان کے الزاموں پر مفصل بحث نہیں کرتے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زرین قول پیش کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود خدا کے ولی اور محبوب ہیں اور فی الواقع ہیں۔ تو آپ کی تمام اولاد پاک اور صالح ہے۔ اور ان کا دشمن خدا اور رسول کا دشمن ہے۔ اور پیغامیوں کو فرداً فرداً چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ان میں ذرا بھی شرم و حیا ہے۔ تو ہمارے پیش کردہ حوالہ کا جواب دیں۔ ورنہ دنیا گواہ ہے۔ کہ ہم نے ان پر حجت پوری کر دی۔

حضرت مسیح موعود کی تمام اولاد بشارتوں کے ماتحت پیدا ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی پیدائش سے پیشتر اپنے پیارے کو اطلاع دی۔ جس کا آپ نے انجام آتھم، تریاق القلوب، اور حقیقۃ الوحی، وغیرہ میں مفصل فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ شعر میں بھی فرماتے ہیں۔ سہ

میری اولاد سب تیری عطا ہے * ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے * یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب دیکھیں کہ حضرت اقدس کس طرح پیغامیوں کے ناپاک حملون کا جواب دیتے ہین:

پیغامی دوستو! آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۰۹ کا حاشیہ پڑہو جس مین یہ قاعدہ کلی فرمایا ہے۔

"ان الله لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریة الا اذا قدر تولید الصالحین" اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیا کو اسی کی بشارت دیا کرتا ہے جو صالح اور نیک ہوتی ہے۔

"اولاد صالحہ" پر تبرا بازی کرنے والو! شرم و حیا درکار ہے۔ کیا جسکو خدا اور اس کا پاک مسیح صالح قرار دیتا ہے۔ اور پاک ٹھہراتا ہے۔ تم اس کو گندا اور ناپاک ثابت کروگے؟ کیا جس کا نام خدا نے "محمود" رکھا ہے تم اس کی مذمت کرکے سرخرو ہوگے؟

پیغامی صاحبو! اس مسیح کو کیا منہ دکھاؤگے جس کی "صالح" اولاد کو گندی گالیون کا نشانہ بناتے ہو ایک دن خدا کے سامنے جانا ہے۔ کچھ فکر کرلو۔ مجھے نہایت ہی تعجب ہے۔ جب مین نے ۲۷ اگست کے پیغام مین پڑھا۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نوح بھی تھا۔ لہذا ابن نوح کا ہونا ضروری تھا اور وہ میان صاحب ہین۔

افسوس کہ نامہ نگار کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ حقیقی نوح کا تو ایک ہی بیٹا گمراہ ہوا تھا۔ مگر یہ عجیب نوح تھا کہ اس کی اولاد مین سے ایک بھی بقول شما گمراہ اور ضلالت سے نہ بچ سکا اس سے بھی بڑھکر مقام افسوس یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت اقدس کو نوح بناکر تو ابن نوح دکھلاتے ہین۔ مگر مین پوچھتا ہون۔ کہ کیا حضرت اقدس ابراہیم نہ تھے۔ اگر تھے اور یقیناً تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے۔ ؎

مین کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہون
نیز ابراہیم ہون نسلین ہین میری بےشمار

تو اب اسماعیل اور اسحاق کہان؟ یعقوب ہین تو یوسف کہان؟ اگر نوح ہونے کی وجہ سے ایک ابن نوح کا ہونا ضروری ہے۔ تو کیا ابراہیم اور یعقوب ہونے کی وجہ سے اسماعیل اسحاق یوسف کا ہونا ضروری نہین؟

پیغامی دوستو! الیس منکم رجل رشید

ابن نوح کو حضرت محمود الاوصاف سے کیا نسبت؟ وہ تو کبھی بھی حضرت نوح پر ایمان نہ لایا تھا۔ مگر اس جگہ تو تمہارے نزدیک بھی یہ بات نہین۔ ہان جو ابن نوح کا مصداق ہے اسے دنیا جانتی ہے۔ اور جو اسماعیل اور اسحاق اور یوسف کے مصداق ہین۔ وہ بھی دیرک نگاہون سے مخفی نہین ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

الراقم اللہ دتا جالندہری فاضل

نظم

عشق کا راز زمانے کو بتایا تونے

(از جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

سنگ باری نے کیا بال نہ بیکا تیرا
مرتبہ عین شہادت کا ہے پایا تونے
بھول سکتے ہین ہم اسوۂ حسنہ تیرا
تیرے قربان مین سوتون کو جگایا تونے
موت سے تیری ہوئے ہم بھی صحابہ مین شریک
عہد نبوی کو کیا تازہ دوبارہ تونے
تونے زندان کی تکالیف مین راحت دیکھی
وصل کی رات کو ہجران مین پایا تونے
عشق کی آگ بھی زنجیر سے بجھ سکتی ہے
غلغلہ جور و تشدد کا مٹایا تونے
شمع احمد پہ فدا ہوکے پیارے صابر
عشق کا راز زمانہ کو بتایا تونے
تیرے قربان مین اے امت احمد کے شہید
رسم خوابیدۂ شہدا کو جلایا تونے
ظلم پر ظلم ہوا پر نہ صداقت سے پھرا
ہر مصیبت مین قدم آگے بڑہایا تونے
اہل کابل کے لئے خون سے وہ اپنی نشان
احمدیت کی صداقت کا دکھایا تونے
دیکھکر جس کو ملائک کہین سبحان اللہ
ہر زبان پر ہے یہی صل علی صل علی

نظم

خدا کے حکم "لا اکراہ فی الدین" کو بھلا دینا
یہ ہے توہین مولا اور بغاوت اسکو کہتی ہین
بنو تم مرد میدان کے اگر کچھ پاس رکھتے ہو
دلائل کام مین لاؤ صداقت اسکو کہتے ہین
کیا ہے سنگسار اک مسلم بےجرم کو ناحق
بتا کے نشائے کابل باد شاہت اسکو کہتی ہین
سراسر حکم مولا کے مخالف گام زن ہونا
مسلمان پھر بھی کہلانا۔ جہالت اسکو کہتی ہین
کرے انصاف کا خون اور جان لے ایک مومن کی
مسلمانون بتاؤ کیا حکومت اسکو کہتے ہین
دکھایا خوب نیچا نعمت اللہ تونے دنیا کو
رہا ثابت قدم حق پر شجاعت اسکو کہتی ہین
نہ کی پرواہ کچھ بھی خویش کی۔ اولاد کی جان کی
رہ حق مین ہوا قربان شہادت اسکو کہتی ہین
یہ وہ عزت ہے جس کے واسطے خالد ترستے تھے
خدا نے آپ کو بخشی ہے عزت اسکو کہتی ہین
بتایا اے برادر تونے ہمکو خود فنا ہوکر
طریقہ یہ ہے الفت کا محبت اسکو کہتی ہین
ہمارے دل ہوئے ٹکڑے فقط اس ظلم کو سن کر
نبھاہا اس کو تونے۔ استقامت اسکو کہتی ہین
ہمین بھی خدمت دین کی ملے توفیق اے مولا
مخالف بھی پکار اٹھین کہ خدمت اسکو کہتی ہین

مبارک ہو تمہین فضل عمر جانا ولایت کا

مبارک ہو تمہین فضل عمر جانا ولایت کا
بنو تم اہل مغرب کے لئے سورج ہدایت کا
منور تم سے ہون حضرت سیہ دل ارض یورپ کے
وہان کے مردے زندہ ہون تو نقشہ ہو قیامت کا
ترے چہرے سے اے محمود احمد دیکھ لے یورپ
سراپا ان مین تو ہو جائے آئینہ صداقت کا
اور وہان پر ندے نغمۂ توحید گائین گے
اشارہ جونہی پا دینگے تری چشم عنایت کا
چلا ہے تو اے امیر المومنین پیغام حق دینے
ترے ہاتھون پہ ہو مفتوح دروازہ سعادت کا
مسیح ناصری کا جانشین دیکھین گے آنکھون سے
خوش قسمت نصیبہ جاگ اٹھا اہل ولایت کا
خدا کا فضل یاور ہو۔ ترے اس جانے آنے سے
جمے سکہ دل پہ یاپہ احمد کی صداقت کا
ترقی دن بدن ہو احمدیت کی زمانہ مین
ہمارا ہر طرف بڑہتا نشان ہے اک صداقت کا
نہ ہونا چاہیئے کچھ فکر مرکز آپ کو آقا
خدا خود حامی و ناصر رہے گا اس جماعت کا
کریم حسنہ جان کی یہ دعا ہے روز و شب یارب
اسے بھی فخر حاصل ہو محمد کی شفاعت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں رہنے کی عزت عطا کی ہے۔ اور وہ اس سفر میں سلسلہ کے خادم قدیم اور مشورین کی حیثیت سے جارہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے۔ کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اس کے محسن آقا اور رفقائے کار نے عطا مقرر کئے ہیں۔ ان کی غیر حاضری میں الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا۔ اس کے متعلق میں کئے جانے سے پہلے اعلان کر دیا تھا۔ اور اپنی جماعت کو ذاتی تعلق الحکم کی طرف توجہ دلائی تھی۔ الحکم قوم کی امانت ہے۔ اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں اس کی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دی جائیں۔ جو احباب اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ وہ یہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب قریباً مفت حاصل کریں گے بلکہ وہ اس خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہوں گے۔ کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود، و حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دی جائیں گی۔

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید اور تفسیری پاروں کے نوٹ بھی ہیں جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

(پارہ نمبر ۲ تا ۱۰ لغایت ۱۳ و ۱۵ لغایت سترہ)

(۲) مرآۃ الجہاد۔ جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں اصلی قیمت ۱۲ رعایتی صرف ۱۲

(۳) مکتوبات احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصلی قیمت ۸ رعایتی صرف ۴

(۴) خطبات کریمیہ۔ حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے اصلی قیمت فی جلد ۴ رعایتی قیمت ۲

(۵) مالابار میں احمدیت کی تاریخ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور اسے مجاہد مصری نے ہی چھپوایا تھا۔ پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا۔ اس کتاب میں کوئی خاص رعایت نہیں قیمت ۱۰

(۶) برہان الحق۔ عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ ہے جسکو حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت میں ایک نو مسلم گریجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۲ رعایتی ۱

(۷) ادعیۃ القرآن۔ قرآن مجید کی دعائیں اور ان کا ترجمہ (قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی ۱

جماعت احمدیہ میں سب سے پہلی نئی طرز و تقطیع پر

بلا ترجمہ حمائل شریف

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ۔ دل کی مراد بر آئی مدت سے تمنا تھی بحمد اللہ اللہ جل شانہ نے اپنی جناب سے توفیق عطا فرمائی اور حمائل شریف کے طبع ہونے کے اسباب پیدا کر دیا۔ یوں تو صدہا قرآن و حمائلیں طبع ہوتی ہیں لیکن ہمیشہ انما الاعمال بالنیت کے ماتحت ہر کام میں اللہ تعالیٰ برکتیں اور خوبیاں عطا فرماتا ہے چنانچہ محض فضل و کرم سے خداوند تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب کے چھاپنے کا اس خاکسار کو شرف عطا فرمایا ہے۔ اور نہایت آسانی کے ساتھ تمام سامان میسر آئے۔ احباب انشاء اللہ یقین کریں کہ یہ کام دوستوں کی جیب خالی کرانے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ان کے دلوں کو خوش کن اور خوشگوار بنانے اور تلاوت کا ذوق شوق پیدا کرنے کے لئے ہوگا تا ان کے لئے نجات کا موجب اور ہمارے لئے ثواب کا باعث ہو۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی مدد کیساتھ اس کو اعلیٰ پیمانہ پر طبع کرانا شروع کر دیا ہے۔ اور اس کی جلد بندی کے لئے خاص جرمن اور انگلینڈ سے سامان جلد سازی منگانے کا انتظام کر لیا ہے۔ جن احباب کی درخواستیں خریداری ماہ نومبر ۱۹۲۴ء تک پہونچیں گی ان کے نام "حمائل شریف" کی جلد پر سنہری حروف میں لکھے جا دیں گے۔ اور حمائل مقدسہ کی لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ غرضیکہ ہر ایک امر اور خصوصاً صحت کا خاص اہتمام رکھا گیا ہے۔ ہر امر کی خاص طور پر نگرانی کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایام جلسہ سالانہ پر احباب حمائل شریف کو طبع شدہ پائیں گے۔ اور نمونہ کا صفحہ نیز جلد دوسرے اشتہار کے ذریعہ شایع ہوگا۔

درخواستیں بنام

محمد اسمٰعیل و محمد عبداللہ تاجران کتب قادیان

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی ان میں خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالوں کے فائل کی قیمت مع رعایت مع رفاہ دیباالنساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملے گی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی اصل قیمت چار روپیہ رعایتی قیمت تین روپیہ یہ رعایت آخر نومبر تک ہوگی۔ اس لئے درخواستیں جلد بھیجدیں تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

تمام درخواستیں بنام منیجر ہوں

آزمائو شفا پائو — ھوالشافی — آزمائو شفا پائو

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے

۱۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان۔ خوشخبری ہو کہ ہماری کئی دس سالہ محنت اور کامل توجہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی یا اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں کے بعد اور قیمتی اجزاء سے مرکب ہے عطا فرمائی۔ جو جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ میں فی الواقع ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بد احتیاطیوں اور غلط کاریوں کے جملہ نتائج کی اصلاح کرنا اسکی ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ ...... عہ

۲۔ روغن اکسیر اعصاب۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلاء کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر قسم کی سستی ضعف کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ میں بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب ...... عہ

۳۔ کشتہ طلاء۔ جس کو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے۔ پھر اس میں یاقوت اور کشتہ طلا کرنے سے اس کی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں اور اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب سے چند اقتباسات برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہیں جو کہ یہ ہیں کہ سونا دل و دماغ کو اور حرارت غریزی کو بڑھاتا ہے فہم و فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا امراض سوداوی اور خفقان و ترحش اور رنج و حزن جنون اور درد کو قطع کر دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خود بخود ہنسنے کو دل چاہتا ہے الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت فی خوراک ۲/ سینکڑہ خوراک عہ

۴۔ حب مقوی باہ۔ یہ گولیاں اپنے اندر ہر قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی اپنے اندر مسیحائی اثر رکھتی ہیں ضعف باہ اور ضعف دماغ اور ضعف معدہ کو نہایت مفید ہیں باقاعدہ سلسلوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ میں مبتلا ہی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں۔ قیمت فی سینکڑہ عہ ایک روپیہ کی ۱۴ گولی

۵۔ اکسیر سوزاک۔ سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے جو نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عہ

۶۔ سرمہ مروارید۔ یہ سرمہ بصارت کے لئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جو آنکھوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھوں کے لئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے نگرون کے لئے بھی از حد مفید ہے کیونکہ نہایت قیمتی اجزاء مروارید وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے فی تولہ عہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول بھی آپ کی بعض دوائیں استعمال کرواتے تھے اخلاص اور محبت کا خیال کر کے ہو سکتا ہے بیمار کے لئے مفید ہوگی

ملنے کا پتہ: حکیم محمد الدین احمدی۔ گوجرانوالہ